منتخب قرآنی آیات اور احادیث میں لفظِ 'فتنہ' کا تفسیری مطالعہ

An Exegetical Study of the Term "Fitna" in Selected Qur'anic Verses and Hadiths

Dr. Ali Ahmed
Lecturer in Islamic Studies,
Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto Govt. Degree Boys College, Karachi
Email: zaaireharam@gmail.com

ABSTRACT

Although the term *fitna* is commonly used in everyday discussions, it is often misunderstood when interpreting the Qur'an and the sayings of the Prophet (peace be upon him), due to its multiple meanings and contextual usages. In some Qur'anic verses and Hadiths, the term appears in a variety of senses, including trial, test, temptation, persecution, and deviation, while in others it is associated with worldly blessings such as wealth, children, or spouses, which may become a source of trial if not dealt with within proper limits. This research article examines the meanings and usages of the term *fitna* through selected Qur'anic verses and Prophetic traditions, highlighting its contextual diversity and exegetical significance.

Keywords: Fitna; Qur'an; Hadith; Exegesis; Tafsir; Islamic Terminology; Trials and Tribulations; Contextual Meaning; Islamic Semantics; Moral Testing

تعارف

اِس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآنِ مجید انسانی زندگی کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہے، تاہم اِس کے پیغام کو درست طور پر سمجھنا بنیادی طور پر اِس کے الفاظ اور اصطلاحات کے صحیح فہم پر منحصر ہے۔ قرآنِ کریم میں وارد ہونے والے بیشتر کلمات ایسے ہیں جو مختلف مقامات پر مختلف معانی کی تعبیر کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔ اِن مختلف معانی کا ادراک کیے بغیر قرآنی تعلیمات کا صحیح ادراک ظاہر ہے ناممکن ہے۔

اِن ہی اہم کلمات میں سے ایک کلمہ فتنہ ہے جو آج کل کے دور میں اکثر غلط اور منفی طور پر سمجھا جاتا ہے۔ حالاں کہ قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ ﷺ میں یہ لفظ آزمائش، گمراہی، ظلم و ستم وغیرہ جیسے متنوع معانی میں استعمال کیا گیا ہے۔ چوں کہ فی زمانہ لفظِ فتنہ خاص طور پر منفی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں مختلف قسم کی فکری اور عملی غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں، اِس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم کی چنیدہ آیات اور منتخب

احادیثِ نبویہ کی روشنی میں لفظِ فتنہ کے مختلف معانی کو زیرِ بحث لایا جائے۔ تاکہ اِس کلمے کے صحیح تصور کے ادراک اور پھر قرآن اور حدیث کے صحیح فہم میں مدد ملے اور اِس کلمے سے متعلق معاشرے میں پھیلی فکری اور عملی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔

قرآنِ کریم کی چنیدہ آیات اور منتخب احادیثِ مبارکہ میں فتنہ کے معنی کو زیرِ بحث لانے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لفظِ فتنہ کے لغوی مفہوم پر گفتگو کی جائے۔

لفظِ فتنہ کا لغوی معنی

علامہ جوہری لفظِ فتنہ کے لغوی معنی یوں لکھتے ہیں کہ "فتنہ امتحان اور آزمانے کو کہتے ہیں۔ آپ جب سونے کے معیار کو دیکھنے کے لیے اُسے آگ میں ڈالتے ہیں تو کہتے ہیں: فتنت الذھب یعنی میں نے سونے کو جانچا۔"(1)

علامہ قزوینی کے مطابق "فاء تاء اور نون درست ماخذ ہے جو آزمانے اور جانچنے کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔"(2)

علامہ نشوان الحمیری لکھتے ہیں: "فتنہ فتنا کا معنی کسی شخص کا کسی چیز کو جلا دینا ہے۔"(3)

ازہری وغیرہ کہتے ہیں: "فتنہ کے معنی کا نچوڑ آزمائش، جانچ اور امتحان کے ہیں۔ اِس کی اصل عربوں کے قول فتنت الفضہ والذہب سے لی گئی ہے جس کا مطلب ہے میں نے چاندی اور سونے کو جانچا؛ یہ اُس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شخص چاندی سونے کو پگھلائے تاکہ عمدہ کو گھٹیا سے الگ کر سکے۔"(4)

ابن الاعرابی کہتے ہیں: "(لفظِ) فتنہ (لغۃً) آزمائش، مصیبت، مال، اولاد، کفر، لوگوں کا آراء میں اختلاف اور آگ سے جلانے (کے معنی میں آتا) ہے۔"(5)

ابو البقاء الحنفی لکھتے ہیں: "فتنہ وہ چیز ہے جس کے سبب سے انسان کی اچھی اور بری حالت واضح ہوتی ہو۔ (6) آگے قرآنِ پاک کی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں: فتنہ شرک، گمراہ کرنے، قتل کرنے، روکنے، گمراہی، قضاء، گناہ، بیماری، عبرت، معافی، اختیار، عذاب، جلانے، جنون، (وغیرہ کے معانی میں بھی آتا) ہے۔"(7)

اِن تمام عبارات سے لفظِ فتنہ سے متعلق درج ذیل لغوی پہلو سامنے آتے ہیں:

1۔ ف ت ن کا مجموعہ آزمانے اور جانچنے کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

2۔ اپنی اصل کے اعتبار سے لفظِ فتنہ کا حقیقی معنی آگ میں ڈال کر سونے اور چاندی کے خالص ہونے کو پرکھنے کے ہیں۔

3۔ فتنہ انسان کی اچھی اور بری حالت کو واضح کر دیتا ہے۔

4۔ مصیبت، مال، اولاد، کفر، اختلافِ رائے، گمراہی، گناہ، بیماری، عبرت، معافی، اختیار، عذاب، جنون وغیرہ کو بھی فتنہ کہا جاتا ہے کیوں کہ اِن کے ذریعے سے افراد و اقوام پرکھے جاتے ہیں۔

مختلف قرآنی آیات کے سیاق میں لفظِ فتنہ کے مختلف معانی

فتنہ بمعنی امتحان

قرآنِ کریم میں لفظِ فتنہ کبھی تو بمعنی امتحان آتا ہے جیسا کہ سورہ انفال میں وارد ہے: اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد امتحان ہیں۔(8) اِس آیت کی تفسیر میں علامہ طبری لکھتے ہیں کہ اللہ نے جو مال تمہیں دیے ہیں اور جو اولاد تمہیں عطا کی ہے وہ امتحان اور آزمائش ہیں۔(یعنی وہ تمہارے لیے اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور برے بھی۔ مدار اُن کے ساتھ تمہارے اپنے رویے کے اوپر ہے) یہ (مال واولاد) تمہیں اِس لیے دیے ہیں کہ تمہیں اِن کے ذریعے آزمائے تاکہ دیکھے کہ تم اِس مال واولاد میں کس طرح اللہ کا حق ادا کرتے ہو اور اُس کے امر و نہی کا امتثال کرتے ہو۔ اور یقیناً اللہ کے یہاں تمہیں عظیم اجر ملے گا دنیا میں امتحان و آزمائش کا ذریعہ بننے والے مال واولاد کے حق میں اللہ کے اوامر اور نواہی کو پورا کرنے کی صورت میں۔(9)

اِسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہے اور ہم تمہیں خیر اور شر سے آزماتے ہیں تمہارا امتحان لینے کے لیے۔(10) مذکورہ آیت میں بھی فتنہ کے معنی امتحان کے ہی ہیں جیسا کہ علامہ ثعالبی نے اپنی تفسیر میں بیان فرمایا ہے۔(11)

فتنہ بمعنی مصائب ڈھانا

کبھی مصائب ڈھانے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ سورہ بقرہ میں ارشاد ہے اور اِن مشرکین سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔(12) علامہ ابن عطیہ لکھتے ہیں کہ یہاں فتنہ سے مراد شرک اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے ساتھ ایذا رسانی کرنا ہے۔(13) وضاحت اِس کی یہ ہے کہ ابتدائے اسلام کے زمانے میں مشرکین ایمان لانے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچا کر دین سے برگشتہ کرنے کی کوششیں کرتے تھے۔ ایسے میں یہ آیت نازل ہوئی جس میں واضح کر دیا گیا کہ جب تک مشرکین کا یہ غرور اور زور ٹوٹ نہیں جاتا، اُس وقت تک اُن سے لڑتے رہو۔ تاکہ جو لوگ خوشی سے دین کو قبول کرنے کے خواہش مند ہیں وہ بہ آسانی دین کو قبول بھی کر سکیں اور اُس کی تعلیمات پر عمل پیرا بھی ہو سکیں۔

فتنہ بمعنی عذاب

اِسی طرح فتنہ کبھی عذابِ خداوندی کے معنی میں بھی آتا ہے جیسا کہ سورہ انفال میں ارشاد ہے اور ڈرو ایسے فتنہ سے کہ (جب وہ آئے گا تو) خاص طور پر ظالموں ہی کو نہیں پہنچے گا (بلکہ عام ہو گا)(14) علامہ نسفی اِس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اور ڈرو ایسے فتنہ سے یعنی عذاب سے۔(15) یعنی جب ظالموں کے ظلم کی

وجہ سے رب تعالیٰ کا عذاب آتا ہے تو پھر وہ اچھے برے میں تمیز نہیں کرتا۔ پس اِس دنیا میں تو سب ہی کو اُس عذاب کو بھگتنا پڑتا ہے۔ تاہم آخرت میں نیکوکار بدکاروں سے الگ کر دیے جائیں گے۔

معلوم ہوا کہ یہاں فتنہ سے مراد عذابِ باری تعالیٰ ہے۔

فتنہ بمعنی گمراہی ورسوائی

نیز کبھی لفظِ فتنہ گمراہی ورسوائی کے معنی میں بھی آتا ہے جیسا کہ سورہ مائدہ میں ارشاد ہے کہ اور اللہ جس کے لیے فتنہ کا ارادہ کریں تو آپ اُس کے حق میں اللہ کی جانب سے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔(16) اِس آیت کی تفسیر میں علامہ بیضاوی لکھتے ہیں کہ (مراد آیت سے یہ ہے کہ) اور اللہ جس کے حق میں فتنہ یعنی گمراہی یا رسوائی کا ارادہ کرلے تو آپ اُس کے لیے اللہ کی جانب سے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے کہ اُس سے گمراہی اور رسوائی کو روک سکیں۔(17) یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اگر کسی انسان کی بدطینتی اور ضد وعناد کی وجہ سے اُسے گمراہ اور رسوا کرنے کا فیصلہ کرلیں تو پھر اُس انسان کو دنیا کی کوئی بھی طاقت راہ یاب نہیں کرسکتی۔

فتنہ بمعنی آزمائش کا سبب

اِسی طرح لفظِ فتنہ کبھی سببِ آزمائش کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسا کہ سورتِ یونس میں وارد ہے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالم لوگوں کے لیے فتنہ نہ بنا۔(18) تفسیر جلالین میں اِس آیت کے ذیل میں مذکور ہے یعنی آپ اُن ظالموں کو ہم پر غالب نہ کیجیے کہ وہ یہ سمجھیں کہ وہ حق پر ہیں اور ہماری (وقتی مغلوبیت) کی وجہ سے گمراہی میں پڑیں۔(19) بالفاظِ دیگر اے ہمارے پروردگار ہمیں کافروں کے سامنے مغلوب نہ کر کہ وہ ہمیں اذیتیں دے کر خود کو کامیاب اور حق پر قائم سمجھیں اور اِس طرح سے ہم اُن کے لیے آزمائش کا ذریعہ بن جائیں۔

فتنہ بمعنی دینی اُمور سے متعلق انتشار پھیلانا

سورہ آلِ عمران میں جہاں قرآنِ پاک میں موجود دو قسم کی آیات محکمات اور متشابہات کو بیان کیا گیا ہے۔ اُس کے ضمن میں ارشاد ہے کہ رہے وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے تو وہ قرآنِ کریم کی اُن آیات کے درپے رہتے ہیں جو متشابہ (اور مبہم المراد) ہیں اِس فتنہ پیدا کرنے کی اور (اپنی خواہشات کے مطابق) اُن کی تفسیر بیان کرنے کی چاہت سے۔(20) اِس آیت کے ضمن میں علامہ نسفی لکھتے ہیں کہ (وہ لوگ متشابہات کے درپے اِس لیے رہتے ہیں کہ وہ) لوگوں کو دین کے بارے میں فتنہ وانتشار کا شکار کریں اور اُنہیں بہکادیں۔(21) معلوم ہوا کہ فتنہ کا ایک معنی دینی اُمور سے متعلق غلط افکار کو پھیلا کر انتشار کو ہوا دینا بھی ہے۔

مختلف احادیثِ نبویہ کے سیاق میں لفظِ فتنہ کے مختلف معانی

فتنہ بمعنی آزمائش

قرآنِ کریم کی طرح حدیثِ نبوی ﷺ میں بھی لفظِ فتنہ آزمائش وامتحان کے معنی میں وارد ہوا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ یقیناً ہر امت کے لیے کوئی خاص فتنہ ہوتا ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔(22) ملا علی قاریؒ اِس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ فتنہ ہر وہ آزمائش وامتحان ہوتا ہے کہ جو کسی انسان کو گمراہی اور گناہ گاری میں مبتلا کرنے کا سبب بن جائے۔(23) اِسی طرح ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ یقیناً اولاد آزمائش وامتحان ہے۔(24) معلوم ہوا کہ لفظِ فتنہ ذخیرۂ احادیث میں بھی آزمائش وامتحان کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

فتنہ بمعنی جنگ

لفظِ فتنہ کا ایک مفہوم جنگ بھی ہے۔ ایک حدیث میں یہ لفظ اِسی معنی میں وارد ہوا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ایک ایسا فتنہ پیش آئے گا جو (اپنی ہلاکت سے) سب عربوں کا احاطہ کرلے گا۔ اُس کے مقتولین آگ میں ہوں گے۔(25) علامہ سندھی اِس حدیث کے ضمن مقتولین کے آگ میں ہونے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آگ میں اِس لیے ہوں گے کیوں کہ اُن کا اُس (فتنہ یعنی) جنگ سے مقصد اعلاء کلمۃ اللہ، دفعِ ظلم یا اہلِ حق کی مدد نہیں ہوگی بلکہ محض بڑائی، تفاخر کا قصد ہوگا اور وہ ایسا مال اور ملک کی لالچ میں کریں گے۔(26)

اِس روایت سے معلوم ہوا کہ لفظِ فتنہ جنگ کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم اور احادیثِ طیبہ کی روشنی میں فتنے کے مفہوم کی دو قسمیں

قرآنِ کریم کی چنیدہ آیات اور منتخب احادیثِ طیبہ کا جائزہ لینے کے بعد یہ امر بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ فتنہ درحقیقت بنیادی طور پر دو قسموں پر مشتمل ہے۔ ایک وہ قسم ہے کہ جس میں فتنہ کا اطلاق ایسی چیز پر کیا جاتا ہے جو بذاتِ خود شر ہو جیسے مسلمانوں کے درمیان جنگ اور اُن میں آپس کا انتشار جیسا کہ اوپر مذکور حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔(27) جب کہ دوسری قسم فتنہ کی وہ ہے کہ جس میں فتنہ کہلائے جانے والی چیز بذات خود شر نہیں ہوتی بلکہ اُس میں خیر اور شر دونوں پہلو پائے جارہے ہوتے ہیں۔ اب انسان اپنے صحیح یا غلط اختیار کے مطابق اُسے اپنے لیے مصیبت یا ایک ایسا امتحان بنالیتا ہے جس میں وہ سرخرو ہورہا ہوتا ہے۔ مثلاً اولاد، مال و دولت اوپر بیان کی گئی آیات اور احادیث کی روشنی میں فتنہ ضرور ہیں۔ تاہم وہ بذاتِ خود برے نہیں۔ بلکہ اُن کا غلط استعمال اُنہیں انسان کی عاقبت کے لیے برا بنادیتا ہے۔

لفظِ فتنہ کے صحیح مفہوم سے ناواقفیت کے دو خطرناک نتیجے

موجودہ زمانے میں لفظِ فتنہ کا اطلاق بہت ہی محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ ہمارے معاشرے میں فتنہ سے عمومی طور پر ہر وہ نظریہ، سوچ یا تحریک مراد لی جاتی ہے جو واقعی طور پر یا مبینہ طور افراد یا اقوام کے لیے نقصان دِہ ہو۔ چناں چہ جس طرح اسلام دشمن اور ملک دشمن نظریہ، سوچ یا تحریک فتنہ قرار دیا جاتا ہے۔ اِسی طرح مخالف فرد کے افکار و خیالات، مخالف گروہ یا پارٹیوں کے تصورات و نظریات اور مخالف تنظیموں کے افکار و بیانات کو بھی فتنہ ہی کا نام دے کر دبایا جاتا ہے۔

فتنہ کے اِس عمومی طور پر استعمال کیے جانے والے منفی معنی کا ہی اثر ہے کہ ایک عام فہم مسلمان قرآن وحدیث کے دروس و حلقوں میں جب یہ سنتا ہے کہ مال اور اولاد فتنہ ہیں تو افراط و تفریط کی دو شدتوں میں سے کسی ایک شدت کا شکار ہو جاتا ہے۔

پس اگر وہ ایک ایسا شخص ہوتا ہے جسے دین و مذہب سے لگاؤ ہو تو وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مال اور اولاد سے انسان کو دور رہنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ وقت عبادات میں صرف کرنا چاہیے۔ ایسا شخص جب کسی شخص کو حلال طریقے سے مال کماتے اور اپنی اولاد وعیال کی خدمت میں مشغول پاتا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ یہ تو دنیا کا پجاری ہے اور اپنی آخرت برباد کر رہا ہے۔

اور اگر وہ ایک ایسا شخص ہوتا ہے جس کا زیادہ رجحان دنیا کی طرف ہوتا ہے تو وہ قرآن وحدیث کے اِن ارشادات کے بارے میں ایک گنا تشویش اور پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے اور یہ سمجھنے لگتا ہے کہ دین پر چلنے کا لازمی مطلب مال واولاد سے دور ہو جانا اور مسجد کی چٹائی پر جم جانا ہے جو ظاہر ہے کہ مجھ جیسے دنیا دار انسان کے لیے ممکن نہیں ہے۔ سو دین دین داروں کو ہی مبارک ہو۔

یہی وجہ ہے کہ جب ایسا شخص کسی دین دار کو مال واولاد میں مشغول پاتا ہے تو وہ فوراً یہ الزام رکھ دیتا ہے کہ جناب دین دار نہیں ہیں۔ کیوں کہ دین دار لوگ مال واولاد میں مشغول نہیں ہوا کرتے۔

خلاصۂ بحث

چنیدہ قرآنی آیات اور منتخب احادیثِ طیبہ کی روشنی میں لفظِ فتنہ کے مطالعے سے ہمیں درج ذیل اہم اسباق ونتائج حاصل ہوتے ہیں:

1۔ قرآن وحدیث میں مذکور کلمات کو سمجھنے کے لیے صرف لغت دیکھ لینا کافی نہیں۔ بلکہ اُن کلمات کے سیاق وسباق کا گہری نظر سے مطالعہ بھی بہت ضروری ہے۔

2۔ لفظِ فتنہ، امتحان، آزمائش، مصائب ڈھانے، عذاب، گمراہی ورسوائی، سببِ آزمائش، دینی اُمور کی بابت انتشار پھیلانے، جنگ وغیرہ معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

3۔ ہر وہ چیز جو بظاہر آزمائش کی شکل میں پیش آئے ضروری نہیں کہ وہ بری اور شر محض ہی ہو۔ بلکہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اُس میں مدار انسان کے اپنے اچھے یا برے اختیار پر منحصر ہو۔ پس اچھے اور درست استعمال سے وہ چیز اُخروی سرخروئی اور کامیابی کا ذریعہ بن جائے اور برے اور غلط استعمال سے اُخروی رسوائی اور ناکامی کا ذریعہ بن جائے۔

4۔ مال واولاد کے فتنہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ مال واولاد میں جائز مشغولی بھی منع ہے جیسا کہ سطحی دین داروں کا خیال ہے۔

5۔ مال واولاد کے فتنہ ہونے کا یہ مطلب بھی نہیں کہ چوں کہ مال واولاد کو چھوڑنا ہمارے لیے ممکن نہیں، اِس لیے دین ناقابلِ عمل شے ہے۔ جس پر صرف کمزور اور محدود سوچ کے حامل افراد ہی عمل پیرا ہوسکتے ہیں۔

6۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ کا مطالعہ مروجہ محاورات اور مفاہیم سے بالاتر ہو کر قرونِ اولیٰ سے منقول محاورات اور مفاہیم کی روشنی میں کرنا چاہیے۔

7۔ ضمنی طور پر یہ امر بھی سامنے آگیا کہ معاشرے میں فتنہ کے نام سے موسوم کی جانے والی ہر فکر، سوچ و نظریہ اور تحریک ضروری نہیں کہ غلط ہی ہو۔ ممکن ہے کہ وہ صحیح ہو اور اُسے فتنے کے نام سے موسوم کر کے کچلا جا رہا ہو۔

8۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ دین کی صحیح فہم انسان میں توازن، بصیرت اور حکمت پیدا کرتی ہے جس کے نتیجے میں وہ اپنی ذات کے لیے، اپنے گھر والوں کے لیے اور اپنے ملک و قوم کے لیے ایک بہترین انسان بن جاتا ہے۔

حواشی

(1) الفارابي الجوهري أبو نصر إسماعيل بن حماد، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية، بيروت، دار العلم للملايين، 1987م، ج 6، ص 2175

(2) القزويني أبو الحسين أحمد بن فارس بن زكرياء الرازي، مقاييس اللغة، بيروت، دار الفكر، 1979م، ج 4، ص 472

(3) الحميري نشوان بن سعيد اليمني، شمس العلوم ودواء كلام العرب من الكلوم، بيروت، دار الفكر المعاصر، 1999م، ج 8، ص 5089

(4) الإفريقي جمال الدين أبو الفضل محمد بن مكرم بن علي الرويفعي، لسان العرب، بيروت، دار صادر، 1414هـ، ج 13، ص 317

(5) الإفريقي جمال الدين أبو الفضل محمد بن مكرم بن علي الرويفعي، لسان العرب، بيروت، دار صادر، 1414هـ، ج 13، ص 317

(6) الحنفي أبو البقاء أيوب بن موسى الحسيني القريمي الكفوي، الكليات معجم في المصطلحات والفروق اللغوية، بيروت، مؤسسة الرسالة، 1998م، ص 692

(7) الحنفي أبو البقاء أيوب بن موسى الحسيني القريمي الكفوي، الكليات معجم في المصطلحات والفروق اللغوية، بيروت، مؤسسة الرسالة، 1998م، ص 692

(8) القرآن الكريم، سورة الأنفال، الآية 28

(9) الطبري أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، تفسير الطبري = جامع البيان، بيروت، مؤسسة الرسالة، 2000م، ج 13، ص 486

(10) القرآن الكريم، سورة الأنفال، الآية 28

(11) الثعلبي أبو إسحاق أحمد بن محمد بن إبراهيم، تفسير الثعلبي = الكشف والبيان عن تفسير القرآن، بيروت، دار إحياء التراث العربي، 2002م، ج 6، ص 275

(12) القرآن الكريم، سورة البقرة، الآية 193

(13) ابن عطية أبو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطية الأندلسي المحاربي، تفسير ابن عطية = المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، بيروت، دار الكتب العلمية، 1422هـ، ج 1، ص 263

(14) القرآن الكريم، سورة الأنفال، الآية 25

(15) النسفي حافظ الدين أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود، تفسير النسفي = مدارك التنزيل وحقائق التأويل، بيروت، دار الكلم الطيب، 1998م، ج 1، ص 639

(16) القرآن الكريم، سورة المائدة، الآية 41

(17) البيضاوي ناصر الدين أبو سعيد عبد الله بن عمر بن محمد الشيرازي، تفسير البيضاوي = أنوار التنزيل وأسرار التأويل، بيروت، دار إحياء التراث العربي، 1418م، ج 2، ص 127

(18) القرآن الكريم، سورة يونس، الآية 85

(19) جلال الدين محمد بن أحمد المحلي وجلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي، تفسير الجلالين، القاهرة، دار الحديث، 2001م، ص 279

(20) القرآن الكريم، سورة آل عمران، الآية 7

(21) النسفي حافظ الدين أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود، تفسير النسفي = مدارك التنزيل وحقائق التأويل، بيروت، دار الكلم الطيب، 1998م، ج 1، ص 237

(22) الترمذي أبو عيسى محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، سنن الترمذي، القاهرة، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، 1975م، ج 4، ص 569

([23]) الملا أبو الحسن نور الدين علي بن (سلطان) محمد الهروي القاري، مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، بيروت، دار الفكر، 2002م، ج 8، ص 3252

([24]) ابن طهمان أبو سعيد إبراهيم بن طهمان بن شعبة الخراسانى الهروي، مشيخة ابن طهمان، دمشق، مجمع اللغة العربية، 1983م، ص 62

([25]) ابن ماجه أبو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة القزويني، سنن ابن ماجه، بيروت، دار الرسالة العالمية، 2009م، ج 5، ص 112

([26]) السندي نور الدين أبو الحسن محمد بن عبد الهادي التتوي، حاشية السندي على سنن ابن ماجه، بيروت، دار الجيل، ج 2، ص 471-472

([27]) ابن ماجه أبو عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة القزويني، سنن ابن ماجه، بيروت، دار الرسالة العالمية، 2009م، ج 5، ص 112